Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا



# الفضل لاہور

سہ روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۱۱/۶
سہ ماہی ۶
ماہوار ۲ ۱/۲

یوم شنبہ

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ فی پرچہ ۱ر

| جلد ۳ | ۲۲ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۳ |
|---|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ اخاء: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— سیدہ ام متین صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین کی طبیعت بھی بفضلہ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ:-

— محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت گو نسبتاً بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے بدستور دعا جاری رکھیں:-

## جنوبی افریقہ کیخلاف عائد شدہ اقتصادی پابندیاں ہٹانے کی درخواست

### حکومت پاکستان کے نام جنوبی افریقہ کی حکومت کا برقیہ

کراچی ۱۷ اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف گذشتہ تین سال سے جو اقتصادی اور تجارتی پابندیاں لگی ہوئی ہیں انہیں ہٹا دیا جائے یہ درخواست ایک تار کے ذریعے کی گئی ہے۔ جنہیں تبل حکومت پاکستان کو موصول ہوا ہے معتبر ذرائع حلقوں سے اس امر کا پتہ نہیں چل سکا کہ حکومت کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ تاہم کراچی کے مالی حلقوں کا خیال ہے کہ اگر اس وقت یہ پابندیاں ہٹا دی جائیں۔ تو اس سے خود پاکستان کو اقتصادی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ ہندوستان نے کوئلے کی قیمت بڑھا کر پاکستان کو کوئی اور منڈی تلاش کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ چنانچہ جنوبی افریقہ پاکستان کی یہ ضرورت بخوبی پوری کر سکتا ہے

## سندھ میں چھ ہزار خاندانوں کی آبادکاری

حیدر آباد ۲۱ اکتوبر: اب تک اندرون سندھ میں چھ ہزار مہاجر کنبوں کو آباد کیا جا چکا ہے۔ ہر کنبے کو ۱۵ ایکڑ زمین دی گئی ہے۔ مقامی باشندوں نے مہاجرین کے ساتھ دوستانہ سلوک کیا ہے۔ بہت سی اطلاعات کے مطابق مہاجرین اور مقامی باشندے آپس میں رشتے کر کے ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب آ گئے ہیں۔ آبادکاری کا یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اور مختلف علاقوں میں ہر مہینے پانچ ہزار مہاجرین مستقل طور پر آباد ہونے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔

## سرکاری اطلاعات

لاہور ۱۸ اکتوبر: تمام متعلقہ اشخاص کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مغربی پنجاب کے کپاس کنٹرول ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء اور اس کے تحت مرتبہ قواعد کے مطابق عائد کردہ فیس کو زیر مد ۲۹ زرعی آمدنی فیس مطابق کپاس کنٹرول ایکٹ کسی سرکاری خزانے میں جمع کرایا جا سکتا ہے۔

لاہور ۲۰ اکتوبر: ضلع لاہور کے موٹر والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماہ نومبر ۱۹۴۹ء کے ضمنی پٹرول راشن کے سلسلہ میں درخواستیں ڈسٹرکٹ راشننگ اتھارٹی لاہور کے دفتر میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک لی جائیں گی

لاہور ۲۰ اکتوبر: حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان کے دیگر علاقوں سے مغربی پنجاب میں آنے والے مہاجرین کو مغربی پنجاب کے کمشنر بحالیات اراضی کے قطعی تحریری اجازت نامے کے بغیر عارضی طور پر کوئی اراضی الاٹ کی جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے صوبہ کے تمام افسران بندوبست کو احکام جاری کئے گئے ہیں۔

## صوبہ سرحد میں اناج کی قلت ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی زرعی پیداوار میں حیرت انگیز اضافہ

پشاور ۱۲ اکتوبر: حکومت پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے آج یہاں ایک بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ صوبہ سرحد کی تاریخ میں پہلی بار اناج صوبے کی اپنی ضروریات سے فاضل پیدا ہوا ہے۔ اور نہ صرف اس صوبے کو اس سال باہر سے اناج منگوانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ کمی اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ہے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ کہ اس صوبے میں ہر سال اناج کی کمی ہو جایا کرتی تھی۔ تقسیم سے قبل اس صوبے کو مرکز کی طرف سے ۲۴ ہزار ٹن اناج ملا کرتا تھا۔ گذشتہ سال یہ ضرورت گھٹ کر صرف تئیس ہزار ٹن رہ گئی۔ اور اس سال اتنا اناج پیدا ہوا ہے کہ نہ صرف صوبے کی اپنی ضرورت پوری ہو گئی۔ بلکہ مکئی کا فی مقدار میں فاضل بھی بچ رہی۔ اس وقت حکومت کے پاس ۲۴ ہزار ٹن اناج کا ذخیرہ محفوظ ہے۔ یہ دریافت کرنے پر کہ اتنا فاضل اناج کیسے پیدا ہوا۔ وزیر خوراک نے بتایا کہ یہ صوبائی حکومت اور عوام کی متحدہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آبپاشی کی سکیموں پر عمل کر کے بہت سی بنجر اور غیر آباد زمینوں کو قابل کاشت بنانے چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کو ختم کرنے اور بروقت بارشوں کی وجہ سے پیداوار میں یہ نمایاں اور حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید بتایا۔ کہ اس سال ملک بھر میں چینی کی قلت کا کوئی امکان نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کے پاس آئندہ سال کے واسطے بھی چینی کا کافی ذخیرہ موجود رہے گا۔

## سرحدی تنازعات کا تصفیہ

کراچی ۱۷ اکتوبر: مشرقی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سرحدی تنازعہ کے سلسلے میں نہرو کی طرف سے سویڈن کے ایک جج ایم بگے کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ جج موصوف نے اس پیشکش کو قبول کر لیا ہے۔ امید ہے کہ وہ دسمبر کے اوائل میں کراچی پہنچ کر اپنا کام ...... شروع کر دیں گے۔ (دستار)

## پاکستانی قونصل جنرل کا ورود کاشغر

کراچی ۱۷ اکتوبر: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شنکیانگ میں پاکستان کے قونصل جنرل میجر صادق جو گذشتہ ماہ گلگت سے روانہ ہوئے تھے بخیر و عافیت کاشغر پہنچ گئے ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس راستے سے گذر کر وہ کاشغر پہنچے ہیں وہ تا حال مسدود ہو چکا ہے (استار)

## کشمیری مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ

لاہور ۲۰ اکتوبر: ۲۰ اکتوبر کو لاہور سے ایک ریڈ کراس پارٹی گجرات راولپنڈی کیمبلپور کے ضلعوں میں کشمیری مہاجرین کے کیمپوں اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے کیمپ واقع اٹک میں ابتدائی سروے کی تکمیل کے لئے روانہ ہوئی۔ اس پارٹی میں بیگم جی۔ اے۔ خان جنرل سیکرٹری آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن بیگم ایس۔ ایس جعفری اور مسٹر محمد حسین اسسٹنٹ سیکرٹری پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی شامل ہیں۔ یہ پارٹی کپڑوں وغیرہ کے متعلق مہاجرین کی اصل ضروریات معلوم کریگی جو ریڈ کراس کی طرف سے مہیا کی جانی ہیں

## خواجہ شہاب الدین کی واپسی!

مکہ ۲۱ اکتوبر: توقع ہے کہ شاہ ابن سعود عنقریب جدہ پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ باقی ماندہ حاجیوں کی مراجعت وطن اور روانگی مدینہ کی بذات خود نگرانی کریں گے۔ امیر حج برائے پاکستان خیر سگالی وفد کے رہنما اور شیخ عبد العلیم صدیقی۔ خان قلات اور ترکی اخباری نمائندے اپنے ملکوں کو روانہ ہو چکے ہیں۔

— پشاور ۲۱ اکتوبر: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز کا آئندہ اجلاس ۵ جنوری ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔

## موجودہ حالات میں ہندوستان کا رکن منتخب ہونا سخت قابل اعتراض ہے

### چودھری سر ظفر اللہ خان کی طرف سے پاکستانی موقف کی وضاحت

فلشنگ میڈوز ۲۱ اکتوبر: چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے ہندوستان کے سلامتی کونسل کا ممبر منتخب ہونے کو ناگوار قرار دیتے ہوئے ایک بیان میں فرمایا۔ اس حال میں جب کہ دونوں ملکوں کے بہت سے باہمی تنازعات سلامتی کونسل میں زیر تحقیق ہیں۔ اکیلے ہندوستان کا ممبر منتخب ہو جانا اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر دونوں کی موجودہ پوزیشن کو ایک دوسرے سے بدل دیا جائے۔ تو بھی صورت حال پریشان کن ہی رہے گی۔ ہمارے خیال میں بالخصوص اس موقع پر دونوں میں سے کسی ایک کا رکنیت کے لئے کوشش کرنا وقار کے سراسر خلاف تھا۔ بہرحال اس بارے میں ہم نے اپنی پوزیشن پہلے ہی واضح کر دی تھی۔ پھر بھی ہم نے رکنیت کی کوشش کے سلسلے میں ہندوستان کی قابل اعتراض روش کے خلاف پروپیگنڈا نہیں کیا۔ کیونکہ ایسا کرنا ہمارے نزدیک وقار کے خلاف ہوتا۔

— لیک سکسیس ۲۱ اکتوبر: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کو اقتصادی اور سماجی کونسل کا ممبر چنا گیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وکٹو بلڈنگز لاہور سے چھپوا کر دفتر سہ روزنامہ الفضل ٹمپل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# اراضی ربوہ کی قیمت اور خرید و فروخت

کے متعلق

## ضروری اعلان

(۱) جن دوستوں نے ربوہ دارالہجرت میں مکان کے لئے زمین ریزرو کرائی ہوئی ہے۔ لیکن قیمت ابھی تک پوری ادا نہیں کی۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر یعنی ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء تک بقایا رقم ادا کر دیں۔ ورنہ ان کی اداشدہ قیمت ضبط ہو جائے گی۔ اور ان کا زمین میں کوئی حق نہ ہو گا۔ یہ مومنانہ طریق کے خلاف ہے۔ کہ ایک وعدہ کر کے پھر انسان اس سے غافل ہو جائے۔ مومن اپنی بات کا پکا ہوتا ہے۔

(۲) اعلان کیا جاتا ہے کہ اب پہلی شائع شدہ قیمت پر زمین نہیں ملے گی۔ آئندہ کے لئے جس نے زمین خریدنی ہو۔ دفتر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کرے۔

(۳) پہلے جو شرط رکھی گئی تھی۔ کہ کوئی شخص زمین آگے منافع پر فروخت نہیں کر سکتا۔ آئندہ کے لئے یہ شرط اڑا دی گئی ہے۔ اب خریدکردہ قیمت سے زائد قیمت پر جو خرید کردہ قیمت سے اڑھائی گنے سے زیادہ نہ ہو زمین فروخت کی جا سکتی ہے۔

ہاں پہلا حق خرید کا سلسلہ کا ہو گا۔ چونکہ زمین اب ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ احباب جو تجارت پر روپیہ لگانا چاہیں ان کے لئے ایک نادر موقعہ ہے۔

(۴) دو کنال اور چار کنال کے تمام قطعات ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب صرف دس مرلہ یا ایک کنال کے قطعات مل سکیں گے۔ ایک سے زائد قطعات اکٹھے ملائے جا سکیں گے۔ لیکن اس صورت میں خیال رہے کہ عمارت کی چوڑائی کم ہو جائے گی۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

## تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران کا تقرر ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء تک منظور کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔ اور سابقہ عہدہ داروں سے چارج لے کر کام شروع کر دیں۔ اور دو ہفتہ کے اندر اندر چارج لینے کی اطلاع نظارت علیا میں بھجوا دیں۔

نائب ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

### خوشاب ضلع سرگودھا

سیکرٹری امور عامہ - چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر مجیٹ قائم شاہ نزد موری بہار شاہ ضلع مظفر گڑھ

پریذیڈنٹ - غلام رسول خان صاحب

سیکرٹری مال - واحد بخش خان صاحب

### صادق آباد - بہاولپور

پریذیڈنٹ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب انچارج سول ہسپتال صادق آباد

سیکرٹری مال - ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ٹیچر ہائی سکول صادق آباد

### چک ۹۷ شمالی سرگودھا

پریذیڈنٹ - چوہدری رحمت خان صاحب

سیکرٹری مال - " غلام قادر صاحب

" تعلیم و تربیت - " ظہور احمد صاحب

### بھاڑی والہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ

پریذیڈنٹ چوہدری امیر خان صاحب

سیکرٹری مال - غلام احمد خان صاحب پنشنر

### اوکاڑہ ضلع منٹگمری

وائس پریذیڈنٹ چوہدری ظفر علی صاحب

### چک $\frac{17}{4 R}$

پریذیڈنٹ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مہاجر زیروی

جنرل سیکرٹری - چوہدری جھنڈے خان صاحب مہاجر

### موسے والا ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ - چوہدری بڈھے خان صاحب

سیکرٹری مال میاں عبدالرحمٰن صاحب

" تعلیم و تربیت - سید محمود احمد صاحب مہاجر

" دعوۃ و تبلیغ - چوہدری مولاداد صاحب

" امور عامہ چوہدری دین محمد صاحب

" ضیافت چوہدری حسین محمد صاحب مہاجر

محاسب میاں عبدالرحمٰن صاحب

آمین سید محمود احمد صاحب مہاجر

### بھاگو وال ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری غلام نبی صاحب

سیکرٹری امور عامہ چوہدری اعظم علی صاحب

" ضیافت چوہدری اللہ داد صاحب

تعلیم و تربیت دعوۃ و تبلیغ :- حکیم بشیر احمد صاحب

# شہنشاہِ ملکِ کرم

اے ہادیِ دینِ مبیں — اے حافظِ شرعِ متیں

اے رہبرِ خلدِ بریں — اے راحتِ قلبِ حزیں

تو مرجعِ اقوام ہے

تو داعیِ اسلام ہے

تو مبداءِ انوار ہے — تو مخزنِ اسرار ہے۔

تو مظہرِ ابرار ہے — عالم کا تو سردار ہے۔

قوموں کی برکت تجھ سے ہے

اب دیں کی حرمت تجھ سے ہے

دنیا میں تو محسود ہے۔ — جب ہی تو تو محمود ہے۔

شاہد ہے خود مشہود ہے۔ — دعویٰ انا الموعود ہے۔

حق نے کہا الہام میں۔ — تو مصلح موعود ہے۔

چلائیں جتنا مولوی — جھنجھلائیں رب بے سود ہے۔

شاہنشاہِ عالی ہمم

ہاں اے مرے ابرِ کرم

شاہنشاہِ ملکِ کرم — سُن عرض میری محترم

نے حاجتِ دام و درم — نے خواہشِ باغِ ارم

تاثیر پر نظرِ کرم

محشر میں رہ جائے بھرم

مرزا احمد [illegible]

سیکرٹری وصایا - حافظ فیض احمد صاحب

محاسب " چوہدری احمد خان صاحب

### چک ۵۵ رکھ برانچ برج ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ و امام الصلوٰۃ - چوہدری محمد ابراہیم صاحب

سیکرٹری مال - چوہدری برکت علی صاحب

### کھونڈ ضلع لاہور

پریذیڈنٹ و سیکرٹری تبلیغ - مولوی الف دین صاحب

سیکرٹری مال ڈاکٹر احسان علی صاحب

" امور عامہ سردار اللہ یار خان بلوچ

" تعلیم و تربیت جمعدار خورشید احمد خان صاحب

### کلر کہار ضلع جہلم

سیکرٹری تبلیغ ملک محمد شریف صاحب

### نالی ڈاکخانہ چوہا سیداں شاہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم

پریذیڈنٹ :- ملک سرفراز خان صاحب نمبردار

سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ } ملک محمد وارث صاحب

### پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ ملک محمد شریف صاحب

سیکرٹری مال میاں نواب دین صاحب

" تبلیغ میاں عزیز احمد صاحب

### کھنڈو پوٹھو ڈاکخانہ وارہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)

پریذیڈنٹ ماسٹر محمد انور صاحب آف کھنڈو

سیکرٹری تبلیغ - علی نواز صاحب بلوچ سکنہ نمبر

" تعلیم و تربیت ماسٹر محمد نواز صاحب ابڑو سکنہ کھنڈو

" مال :- ماسٹر محمد انور صاحب " " "

(باقی)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۲ ؍ اکتوبر ۱۹۴۹ء

# اب سوشلزم

ایک صاحب جو مسلمانوں پر کیمونزم کی حملہ آور فوج کے ہراول دستہ کے فرد ہیں۔ اپنے ایک حالیہ مقالہ میں جو آپ نے "آفاق" میں شائع کیا ہے۔ اس طرح رقمطراز ہیں:-

"مذہب کو مقہور بنانے کے ذمہ وار ہمیشہ مذہب والے خود رہے ہیں۔ چنانچہ سائنٹفک سوشلزم کی اجزائے ترکیبی میں اگر دہریت ہے تو اسی وجہ سے ہے۔ اگر آج کوئی اللہ کا بندہ مذہب کو صحیح صورت میں پیش کرے اس کو غریبوں کا والی اور معاشی استحصال کے دشمن کے طور پر پیش کرے۔ جیسے کہ انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سوشلزم اور مذہب کا کوئی تصادم ہو۔ تصادم برطرف سوشلزم کی منفرد حیثیت ہی ختم ہو جائے۔ کیونکہ سوشلزم انسانی فکر کا آفریدہ ہے۔ اس میں بشری الائشیں ہیں۔ اس میں وہ ابدیت نہیں۔ جو مذہب کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس میں وہ ہمہ گیری نہیں۔ جو خالق کائنات کے بخشے ہوئے نظام میں ہوتی ہے۔ چونکہ وہ خارجی ظلم و عدوان کے ردِ عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں انتقام مقدم اور اصلاح مؤخر ہوتی ہے۔ جب ایک سوشلسٹ یا کمیونسٹ سرمایہ دار کو ختم کرتا ہے۔ وہ اعلان تو یہ کرتا ہے۔ کہ وہ غرباء کو اٹھانا چاہتا ہے۔ لیکن اکثر وہ اپنا سارا زور سرمایہ دار کو کچلنے میں لگا دیتا ہے۔ اس کے برعکس مذہب خصوصاً اللہ کا بھیجا ہوا آخری مذہب اسلام محض وعدۂ فردا نہیں۔ نوید امروز بھی ہے۔ یعنی وہ اس جہان میں بھی جنت پیدا کرنے کا مدعی ہے۔ لیکن اس کے لئے وہ مترفین و [illegible] کی سرکوبی اس واسطے نہیں کرتا۔ کہ صرف انہی کو مارنا اس کو مقصود ہے۔ بلکہ ان کی سرکشی کو اس حد تک کچلتا ہے۔ جس حد تک وہ معاشرے میں افلاس پیدا کرتی ہے۔ اور دولت کی گردش کو روکتی ہے۔"

یاد رہے کہ یہ صاحب آفاق کے کالموں میں پہلے کھلے کھلے لفظوں میں کمیونزم کی مداحی کر چکے ہیں۔ لیکن اب اس خیال سے کہ خالص کمیونزم سے ابھی مسلمان بدک سکتے ہیں۔ سوشلزم کے لباس میں ظاہر ہوئے ہیں۔ کیونکہ اسلام پر کمیونزم کو کامیاب کرنے کے لئے پرابر چینل (باقاعدہ طریقِ کار) یہی ہے۔ جس سے آپ پہلے کچھ ہٹ گئے تھے۔ جو اقتباس ہم نے اوپر دیا ہے۔ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ اس لئے نہیں کہا گیا۔ کہ مقالہ نویس صاحب واقعی سوشلزم پر اسلام کی فوقیت تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ محض اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو جو زہر کی گولیاں وہ کھلانا چاہتے ہیں۔ ان کی تلخی کو توت ذائقہ سے چھپانے کے لئے قند کا ذرا زیادہ گہرا غلاف چڑھا کر پیش کی جائیں۔

ظاہر ہے۔ کہ اگر ان کا مطلب وہی ہوتا۔ جو ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو مسلمانوں کو اس طرح اسلام پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے۔ جس طرح کہ انبیاء علیہم السلام دعوت دیتے رہے ہیں۔ اور معاشی مسئلہ کو اشتراکیت کی طرح پوری زندگی سے علیحدہ کر کے حل کرنے کی کوشش نہ فرماتے۔ سوال ہے۔ کہ جب مقالہ نگار صاحب اسلام اور سوشلزم کے طریقِ کار میں بنیادی تضاد تسلیم کرتے ہیں۔ تو اس بات کے سمجھنے میں انہیں کوئی دقت نہیں ہونا چاہیئے تھی۔ کہ سوشلزم کے راستہ پر چل کر انسان کبھی اس جنت میں نہیں پہنچ سکتا۔ جس میں اسلام اسے پہنچانا چاہتا ہے۔ خواہ وہ جنت اسی دنیا کی جنت کیوں نہ ہو۔

اسلام ابتداء سے لے کر آخر تک پوری زندگی کا ارتقا چاہتا ہے۔ اور معاشی مسئلہ کو اسی مکمل نقطۂ نظر سے حل کرتا ہے۔ وہ زندگی کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرتا۔ اور روحانی اور جسمانی حلقوں میں اس کو تقسیم نہیں کرتا۔ اسلام کے نزدیک حسنۃ فی الدنیا اور حسنۃ فی الآخرۃ ایک غیر منقسم وحدت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

یہ ہے وہ جنت جس میں اسلام انسان کو داخل کرنا چاہتا ہے۔ سوال ہے کہ کیا معاشی مسئلہ کو کمیونزم کے الحادی طریق سے حل کر کے ہم اس جنت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

یہ تو ایک بہت بڑی بات ہے۔ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے۔ کہ کمیونزم تو صرف مادی نقطۂ نظر سے بھی معاشی مسئلہ کو حل نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ وہ پوری زندگی کے نقطۂ نظر سے اس کو حل کرے۔ کیونکہ محض عقلیت کے نقطۂ نظر سے بھی اس کا نظریہ مساوات محل نظر ہے۔ جو منزل مقصود اس مادی دنیا میں بھی ناممکن الحصول ہو۔ اس کو مطمح نظر بنانا عقلیت ہے۔ یا عقلیت کی خرابی اور بے چارگی؟ جب اس دنیا میں دو توام بچے بھی من حیث الکل یکساں پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ایسے بچوں کا پیدا ہونا مرغوب ہے۔ تو وہ مطمح نظر جو اسی قسم کی مشینی مساوات پر مشتمل ہو۔ الحادی سائنس کی رو سے بھی کس طرح قابل اعتناء سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ایسے ناممکن الحصول مطمح نظر کے پیش نظر معاشی مسئلہ کا جو حل کیا جاتا ہے۔ وہ کس طرح معقول کہلا سکتا ہے۔

عرض ہے۔ کہ جب مقالہ نگار کے خیال میں بھی اسلام کو سوشلزم پر ایسی فوقیت حاصل ہے۔ کہ اگر صحیح طور پر اسلام پر عمل کیا جائے۔ تو سوشلزم کی منفرد حیثیت ہی ختم ہو جائے۔ تو کیوں نہ اسلام ہی سے شروع کیا جائے۔ تاکہ اس ہلاکت کے الحادی گڑھے میں گرنے کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔ جو محض عقلیت کا لازمی خاصہ ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا عقلمند ہے۔ کہ جس کو جانا تو لندن ہو اور وہ ٹوکیو کی طرف چل پڑے۔ یہ کہہ کر کہ سفر تو ملتا جلتا ہی سا ہے۔ لندن جانے کے لئے بھی کچھ سفر ریل پر اور کچھ جہاز پر ہوتا ہے۔ اور ٹوکیو جانے کے لئے بھی کچھ سفر ریل پر اور کچھ جہاز پر ہوتا ہے۔ اس لئے ٹوکیو پہنچ کر اگر معلوم ہوگا کہ لندن نہیں پہنچے تو پھر دیکھا جائے گا۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ پہلے ہی لندن کی طرف کیوں نہ چلا جائے۔ آخر اسلام کے صراطِ مستقیم پر چلنے کے لئے یہ کیوں ضروری ہے کہ پہلے سوشلزم کے راستہ پر چلا جائے۔ آخر اسلام کے معاشی نظام کو زیر عمل لانے کے لئے یہ کیوں ضروری ہے۔ کہ پہلے سوشلزم یا کمیونزم پر عمل کیا جائے۔ جب جنت کی طرف سلامتی کی سیدھی راہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ تو ایسی راہ پہلے اختیار کرنا کیوں ضروری ہے۔ جس میں الحاد کی اتھاہ غار میں گر کر ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ آخر اس میں کیا عقلمندی ہے؟

## اسلامی ممالک کی مشترک زبان عربی ہونی چاہیئے

### مصری سفیر کی طرف سے تائید

الفضل مورخہ ۳۰ ؍ جولائی ۱۹۴۹ء میں خاکسار کا ایک مضمون پاکستان میں عربی زبان کے مستقبل کے متعلق شائع ہوا ہے۔ میں نے اس مضمون میں عربی زبان کے رائج کرنے کی ضرورت اور اس زبان کی اہمیت کے ذکر کے ساتھ حکومت پاکستان کے سامنے دس ایسی تجاویز بھی ذکر کی تھیں۔ جن سے پاکستان میں عربی زبان کو رائج کیا جا سکتا ہے۔ ان تجاویز میں سے ایک تجویز بایں الفاظ پیش کی گئی تھی:- "حکومت پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک باہم خط و کتابت اور آپس کے معاہدات میں عربی زبان کو اصل زبان قرار دیں۔ اور باقی زبانیں تراجم سمجھے جائیں۔" (الفضل ۳۰ ؍ جولائی ۱۹۴۹ء)

مقام مسرت ہے۔ کہ اس تجویز پر سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے۔ اور ابھی حال میں پاکستان میں حکومت مصر کے سفیر نے ایک بیان میں اس تجویز کی تائید کی ہے۔ چنانچہ ۱۳ ؍ اکتوبر کے اخبارات میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے کہ:-

"آج سٹار سے ایک انٹرویو میں ہز ایکسلنسی محمد علی علوبہ پاشا نے اس بات پر زور دیا۔ کہ عالم اسلام کی مشترک زبان عربی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس قسم کے اقدام کا مطلب یہ نہیں ہوگا۔ کہ اسلامی ملکوں سے قومی زبانوں کو ختم کر دیا جائے۔ قومی زبانیں اپنے اپنے ملکوں میں اپنے جائز مقام پر رہیں گی۔ سفیر مصر نے کہا۔ کہ وہ عربی زبان کی حمایت اس لئے نہیں کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایک مصری یا عرب باشندے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ یہ زبان قرآن کریم کی زبان ہے۔ جس کا سمجھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اس کے علاوہ عربی ادب میں قیمتی اسلامی میراث موجود ہے۔ جس سے وقوف حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔" (الفضل ۱۳ ؍ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

یقیناً یہ تجویز ایک مبارک تجویز ہے۔ جن وجوہ سے جناب علوبہ پاشا نے عربی زبان کو اسلامی ممالک کی مشترک زبان قرار دینے کی تائید فرمائی ہے۔ ان کا بالتفصیل ذکر میرے مضمون میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ عربی زبان کو باقی تمام زبانوں کے مقابلہ میں ام الالسنہ ہونے کی حیثیت حاصل ہے اور زبانوں کے ماہرین جلد یا بدیر اس صداقت کے اعتراف پر مجبور ہوں گے۔ بہر حال اسلامی ممالک کا فرض ہے۔ کہ عربی زبان کو بطور مشترک زبان تسلیم کریں۔ اور اس کے رواج دینے میں مقدور بھر کوشاں رہیں۔ اس طریق سے مسلمان قوم اور حکومتوں کو دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے فوائد حاصل ہوں گے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

# نور ہسپتال ربوہ

(از ڈاکٹر عبد السمیع صاحب انبالوی ایم-بی-بی-ایس ربوہ)

## ہسپتال کا قیام

ربوہ اور اس کے مضافات کی ضروریات کے پیش نظر ہسپتال کا قیام چونکہ ضروری تھا۔ اسی لئے جہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے صیغے اپنے نئے مرکز میں تبدیل ہو رہے تھے۔ وہاں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اس کا قیام بھی ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۹ء بمطابق ماہ شہادت ہجری شمسی ۱۳۲۸ء ہسپتال ایک خیمہ میں کھولا گیا۔ جہاں جگہ کی تنگی کے باعث معائنہ کا کمرہ اور ڈسپنسری وغیرہ اکٹھے ہی تھے۔ ایک طرف اگر ڈاکٹر صاحب مریضوں کا معائنہ کر رہے ہوتے۔ تو دوسری طرف ڈسپنسر دوائی تقسیم کر رہا ہوتا تھا۔ مستورات کے لئے بھی حتی الامکان پردہ کا لحاظ رکھتے ہوئے معائنہ کا الگ انتظام کیا جاتا۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں جن احباب کو شرکت کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس بات کے عینی شاہد ہیں۔ کہ ان دنوں ہسپتال کن حالات میں خدمات بجا لاتا رہا ہے۔

ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے۔ اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم-بی-بی-ایس ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بطور اسسٹنٹ انچارج قادیان سے ہی کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب بوجہ اپنی سروس کا زمانہ پورا کرنے کے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ اور یکم ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو ان کی جگہ انچارج ہسپتال مقرر کیا گیا ہے۔ ہسپتال کا قیام جب سے ربوہ میں ہوا ہے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب بوجہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقیم لاہور ہونے کے اور بعدہٗ کوئٹہ تشریف لے جانے کے حضور کے ساتھ رہے۔ آپ کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اکیلے ہی ۱۲ ستمبر ۱۹۴۹ء تک ربوہ میں کام کرتے رہے۔ اس دوران میں موسمی بخاروں کے دنوں میں تو روزانہ اڑھائی سو مریضوں تک حاضری چلی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ زیادہ سخت مریضوں کو گھر پر بھی جا کر دیکھتے رہے۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے علاوہ آپ کے دو اسسٹنٹ مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب ایم-بی-بی-ایس اور خاکسار کام کر رہے ہیں۔ اور ہر سہ احباب بفضلہ تعالیٰ واقفین زندگی ہیں۔

ان کے علاوہ تین ڈسپنسر کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک عبد الحفیظ صاحب مستقل ملازم ہیں۔ اور باقی دو عبد القدیر صاحب اور عبد السلام صاحب واقفین زندگی برائے ٹریننگ کام کرتے ہیں۔

## ہسپتال کا وقت

موسم گرما میں صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک اور شام کو چار بجے سے پانچ بجے تک ہسپتال کھلا رہا ہے۔ آج کل یعنی تاریخ ماہ حال سے صبح نو بجے سے بارہ بجے تک اور شام کو ساڑھے تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک کھلا رہتا ہے۔ اس دوران میں سارا عملہ پوری مستعدی سے اپنی ڈیوٹی پر ہوتا ہے۔ اور ذمہ وار کارکن مثلاً ڈاکٹر وغیرہ ضرورت پڑنے پر گاہے بگاہے ربوہ آبادی میں یا ربوہ سے باہر اردگرد کے دیہات میں بھی بعض خاص مریضوں کے معائنہ کے لئے جایا کرتے ہیں۔ اس کے لئے کسی وقت کی پابندی نہیں۔ میری مراد یہ ہے۔ کہ عند الضرورت ڈاکٹر صاحبان ہسپتال کے وقت کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے بھی اپنے فرائض کو سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ عام طور پر مضافات سے جو لوگ علاج کے لئے آتے ہیں وہ غیر مہذب شہروں سے دور رہنے والے تمدن سے نابلد محض ہوتے ہیں۔ جن کی زبان بھی سمجھنی دشوار ہوتی ہے۔ لیکن نہایت خندہ پیشانی سے ان سے حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔ اور امراض کی تشخیص کی جاتی ہے۔ جو جگہ ہسپتال میں مریضوں کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ وہ ہر کس و ناکس کے لئے کھلی ہے۔ اس میں کسی قسم کا امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ یعنی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ مریضوں کو ان کی باری پر دیکھا جائے۔ اور اس میں کسی قسم کا فرق یا امتیاز نہیں برتا جاتا۔

مردوں کے علاوہ عملہ میں ایک نرس بھی ہے۔ جس کا کام مستورات کی مخصوص بیماریوں کے متعلق معلومات حاصل کر کے ڈاکٹر صاحب کو پہنچانا ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے ماتحت وہ زنانہ مریضوں کو دوائی وغیرہ بھی دیتی ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ سردست اس عملہ میں کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں۔ پہلی لیڈی ڈاکٹر بوجہ بیماری کے استعفیٰ دے کر چلی گئی ہیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ کوشش کی جا رہی ہے۔

## عمارت

ہسپتال جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک خیمہ میں شروع کیا گیا تھا۔ بعدہٗ ایک بارک میں منتقل کیا گیا۔ مگر اب بفضلہ تعالیٰ ایک حد تک باقاعدہ عمارت میں جو بالکل عارضی ہے۔ لیکن ہسپتال کے قواعد کے ماتحت تیار ہوئی ہے کھل گیا ہے۔ یہ عمارت ایک آفس۔ ڈسپنسری۔ اپریشن تھیئیٹر۔ زنانہ مریضوں کے معائنہ کا کمرہ۔ جنرل وارڈ برائے مریضاں۔ اور ایک کوارٹر برائے کمپونڈر پر مشتمل ہے۔ انچارج صاحب ہسپتال مریضوں کے معائنہ کے لئے جنرل وارڈ میں روزانہ چکر لگانے میں نیز ہسپتال کے دوسرے شعبہ جات کا بھی معائنہ کرتے ہیں۔ ان ڈور امیر جنسی مریضوں کے لئے کمپونڈر ۲۴ گھنٹے کی ڈیوٹی باری باری ادا کرتے ہیں۔ غرضیکہ مریض کی ہر طرح دلداری اور بیماری کی دوری کیلئے کوشش کی جاتی ہے۔

ہسپتال میں حتی الامکان صدر انجمن احمدیہ ہر قسم کی ادویات مہیا کرتی ہے۔ خطرناک مرضوں کے پیش نظر ہسپتال میں ایسی قیمتی ادویات بھی رکھی گئی ہیں جن کا موجودہ زمانہ میں بوجہ گرانی کے سٹاک رکھنا دشوار ہے غریب طبقہ میں سے جس مریض کو ایسی دوا کی ضرورت پیش آتی ہے اس کیلئے وہ مفت استعمال کی جاتی ہے۔ ہاں البتہ صاحب استطاعت لوگوں سے اس کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ انجکشن کا بھی پورا انتظام ہے اور ہر قسم کے انجکشن تقریباً روزانہ ہی مختلف مریضوں کو دیئے جاتے ہیں۔ ہسپتال کی مستقل عمارت نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ پیمانہ پر اپریشن تھیٹر اور لیبارٹری کا فی الحال کوئی انتظام نہیں ہے۔ لیکن امید ہے کہ جلد ہی ہسپتال کی پختہ عمارت بننے پر اس کا انتظام ہو جائے گا۔

جب سے ربوہ میں ہسپتال کا قیام ہوا ہے اس ہسپتال میں نو ہزار نئے مریضوں اور اٹھارہ ہزار پرانے مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ اس لحاظ سے مریضوں کی روزانہ اوسط حاضری اس وقت تک تقریباً ۸۰ رہی ہے۔ انڈور مریض بھی اوسطاً تین تک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضافات میں دور دراز تک ہمارے ہسپتال کی کافی شہرت ہو گئی ہے۔ اس لئے دس دس بارہ بارہ میل تک کے دیہات کے مریض بھی یہاں علاج کی غرض سے آتے ہیں۔

حتیٰ کہ لالیاں چنیوٹ۔ سرگودھا۔ لالیاں جو کہ شہر ہیں اور میڈیکل سہولتیں ان جگہوں پر موجود ہیں وہاں سے بھی بعض مریض یہاں آتے ہیں۔

ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے سب سے اہم چیز جو میں احباب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور سلسلہ سے ہمدردی رکھنے والے احباب سے امید رکھتا ہوں کہ میری اس درخواست کو ہمدردی سے پڑھیں گے وہ یہ ہے کہ اس محکمہ کے موجودہ انچارج مکرم مرزا منور احمد صاحب جو نہ صرف بحیثیت انچارج صیغہ ہی کام کرتے ہیں بلکہ سلسلہ عالیہ کے دوسرے اہم کاموں کو سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مہتمم خدمت خلق اور مہتمم تعلیم کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں۔ ربوہ کی آبادی کے متعلق نوشیفا نڈ امیہ یا کمپنی جس کی تشکیل گورنمنٹ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اس کے بھی آپ آنریری سیکرٹری ہیں۔ اور ہسپتال کے اوقات کے علاوہ دور اور نزدیک طبی مشوروں اور معائنوں کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے ہیں۔

ایک شخص کے لئے اس طرح ہر وقت مشغول رہنا یقیناً اس کی صحت پر اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے جہاں میں احباب سے ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں وہاں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے بھی جو مصروف خدمت ہوں کہ انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مولا کریم ہمیں صاحبزادہ صاحب موصوف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## ولادت

مکرم مولوی شمس الدین صاحب مولوی فاضل حال معلم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ و ۱۵ اکتوبر کی درمیانی شب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے التماس ہے کہ نومولود کی نیک اور لمبی زندگی کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار نذیر احمد

## ڈاکٹروں بی۔اے۔بی۔ٹی استادوں اور کاریگروں کیلئے ملازمت کا نادر موقعہ

برٹش مشرقی افریقہ میں نوجوان ڈاکٹروں۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی استادوں اچھے کاریگروں یعنی کارپنٹر۔ راج۔ حجام آرچیٹیکٹ (نقشہ نویس مستند) الیکٹریشن) ریلوے انجن ڈرائیور۔ لوکو موٹر ڈرائیور کیلئے ملازمت کا نادر موقعہ ہے۔ تنخواہیں نہایت معقول ہیں۔ سڑکوں اور تعمیرات کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کے لئے بھی ملازمت کا نادر موقعہ ہے۔ جو احمدی احباب وہاں تشریف لے جائیں گے ان کو بھی فائدہ ہوگا اور جماعت کو بھی فائدہ ہوگا۔ اگر کوئی غریب اور مستحق احباب ہوں تو ان کے کرایہ کا بھی انتظام کر دیا جائیگا مگر یہ رقم وہاں پہنچ کر ملازم ہونے پر واپس لی جائے گی۔ جو احمدی احباب برٹش مشرقی افریقہ میں ملازمت کے خواہشمند ہوں وہ مجھے اپنے حسب ذیل کوائف سے مطلع کریں۔ اور اس بارہ میں مجھ سے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ جانے والوں کیلئے یہ شرط ہوگی کہ وہ مخلص اور متقی اور باقاعدہ چندہ دینے والے ہوں۔ اور اس بات کی تصدیق پریذیڈنٹ صاحبان متعلقہ سے کر لی جائے گی۔ جو احباب جانے کے لئے تیار ہوں گے ان کے لئے انٹری پرمٹ کا انتظام کر دیا جائے گا۔ جانے کے خواہشمند احباب حسب ذیل کوائف سے مطلع فرمائیں۔ نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تجربہ۔

شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ احمدیہ مشن معرفت وکیل التبشیر ربوہ

# حضرت نواب محمد الدین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم۔اے ملتان)

حضرت نواب صاحب مرحوم کے متعلق الفضل میں بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن یہ مضمون ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔ مجھے بھی ان کے متعلق چند واقعات معلوم ہیں جن کا میری طبیعت پر گہرا اثر ہے اس لئے انہیں پیش کر رہا ہوں تاکہ یہ محفوظ ہو جائیں۔

آپ باوجود پیرانہ سالی کے اس قدر مستعد تھے کہ دیکھنے والوں کو ان پر رشک آتا تھا۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب کبھی بھی ان کی خدمت میں کوئی خط لکھا انہوں نے فوراً جواب دیا اور اگر کسی کام کے لئے لکھا تو انہوں نے بقدر مقدور کوشش کی۔ مجھے یاد نہیں کہ انہیں کسی کام کے لئے عرض کیا گیا ہو اور انہوں نے کچھ پس و پیش کی ہو یا خدا تعالےٰ نے ان کی سعی مشکور نہ کی ہو۔

۱۹۳۲ء کا ذکر ہے آپ شملہ میں مقیم تھے۔ میں سیر کرتا ہوا آپ کی کوٹھی کے قریب سے گذرا اور چند منٹ وہاں ٹھہر گیا۔ آپ نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ۔ گذشتہ سال آپ نے ایم۔اے کیا تھا کیا کچھ تنخواہ بڑھی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ابھی تو نہیں بڑھی۔ آپ نے فرمایا آپکے محکمہ کے وزیر کون ہیں۔ میں نے کہا ملک فیروز خاں نون۔ یہ سن کر نواب صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ کوٹ پہنا۔ پگڑی سر پر رکھی اور مجھے کہا اٹھو چلیں۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہاں۔ فرمایا۔ ملک فیروز خاں نون کے پاس۔

ایک دفعہ ایک معزز سکھ نے جو ٹمپرنس سوسائٹی کی طرف سے مختلف مقامات پر لیکچر دے رہے تھے گورنمنٹ ہائی سکول ملتان میں تقریر کی۔ دوران تقریر میں کہا کہ۔ میں نے بہت سے عملی آدمی دیکھے ہیں۔ لیکن خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ سب سے بڑھ کر ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے گورنر پنجاب کی دعوت کی۔ دعوت کے منتظم نے جب شراب کے متعلق کہا۔ تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ شراب؟ شراب تو نہ میں خود پیتا ہوں نہ کسی کو پلانا جائز سمجھتا ہوں۔ منتظم نے کہا انگریزی رسم و رواج کے مطابق دعوت میں شراب کا ہونا لازمی ہے۔ ممکن ہے گورنر بہادر الٹا ناراض ہی جائیں کہ میری ہتک کی ہے۔ چوہدری صاحب فرمایا بہتر۔ میں صاحب بہادر سے اس بات کا فیصلہ کر لیتا ہوں۔ چنانچہ گورنر کے پاس جا کر صاف کہہ دیا کہ۔ میں شراب پینا اور پلانا حرام سمجھتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کے ہاں شراب دعوت کا لازمی جزو ہے اس لئے تو آپ بجائے شراب کے بعض اور جائز اشیاء مہیا کرنے کا ارشاد فرمائیں۔ گو ان پر خرچ زیادہ ہی اٹھے۔ ورنہ بصورت دیگر دعوت منسوخ کر دیں۔

گورنر پر آپ کی اس بات کا بہت اثر ہوا۔ اور اس نے کہا کہ "آپ دعوت میں شراب کا اہتمام نہ کریں۔ میں دعوت شوق سے کھاؤں گا۔"

آپ ہر بات نہایت لطیف اور مؤثر پیرایہ میں ادا کرتے تھے۔ میں حقہ بہت پیتا تھا گو ان کے سامنے تو شرم کی وجہ سے نہیں پیتا تھا۔ لیکن انہیں اس بات کا علم تھا۔ ایک دن سیر کرتے وقت مجھے فرمایا کہ "حقہ پینے کے تین فائدے ہیں" میں بہت خوش ہوا کہ حقہ کے کم از کم تین فوائد تو نواب صاحب بھی مانتے ہیں۔ جلدی سے پوچھا کہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ پہلا تو یہ فائدہ ہے کہ حقہ پینے والے کو کتا نہیں کاٹتا۔ دوسرا یہ کہ حقہ پینے والے کے گھر چوری نہیں ہوتی۔ تیسرا یہ کہ خدا سے وصال جلد ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا اس اجمال کی تفصیل کیا ہے؟ فرمایا حقہ پینے والے جلد کمزور ہو جاتے ہیں۔ کمر جھک جاتی ہے۔ اس لئے مجبوراً ہاتھ میں لاٹھی لے کر چلنا پڑتا ہے اور جب لاٹھی ہاتھ میں ہو تو کونسا کتا ایسا بے وقوف ہے جو کاٹنے کی جرأت کرے۔ اسی طرح حقہ پینے سے دماغ میں خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ ساری رات کھانستے رہتے ہیں۔ جب گھر والے جاگ رہے ہوں تو چور کیسے آئیں؟ ویسے ہی حقہ سے اعضائے رئیسہ اور شریفہ بہت کمزور ہو جاتے ہیں۔ آلات انہضام میں فتور آ جاتا ہے اور انسان جلد موت کا شکار ہو کر خدا سے جا ملتا ہے۔

اکثر فرمایا کرتے تھے کہ۔ لوگ عمل نہیں کرتے ورنہ اسلام کے تمام احکام حکمت پر مبنی ہیں۔ اسی سلسلہ میں ایک دن فرمایا کہ "میں فلاں ریاست میں وزیر تھا۔ حکومت کو بیس میل لمبی ایک سڑک بنانا تھا۔ مجھے رئیس نے فرمایا کہ لوگوں سے بیگار لے کر یہ کام سرانجام دیا جائے۔ میں نے کہا بیگار لینا تو میں مناسب نہیں سمجھتا غریب لوگوں سے مفت کام کیوں لیا جائے؟ رئیس نے کہا۔ ہمارے ہاں قدیم سے یہ رسم جاری ہے۔ میں نے کہا۔ کسی رسم کا قدیم سے جاری ہونا اس کے اچھا ہونے کا ثبوت نہیں ہے مفت کام بہرحال لیا برا ہے گو اس کا رواج قدیم سے ہی ہو۔ رئیس نے کہا۔ ہم مفت کام تو نہیں لیتے ان کو روٹی دیتے ہیں۔ میں نے کہا روٹی کا انتظام کرنے میں بہت خرچ اٹھے گا۔ لوگ شوق سے کام بھی نہیں کریں گے۔ اگر انہیں مزدوری دے کر کام لیا جائے تو حکومت فائدہ میں رہے گی۔ رئیس نے کہا یہ محض آپ کا خیال ہے۔ میں نے کہا دس میل سڑک میں مزدوری دے کر بنواتا ہوں باقی دس میل آپ کسی اور کے سپرد کر دیں وہ بیگار لے کر بنوائیں پھر دیکھا جائے گا کہ کس کا کام اچھا ہے اور کتنا خرچ آتا ہے۔

رئیس نے یہ بات مان لی اور دونوں حصوں کا کام شروع ہو گیا۔ میرے مزدور اپنے پیسوں کی خاطر شوق سے کام کرتے تھے۔ دوسری طرف ریاست کے ملازم جو بیگار کے مزدوروں کا کھانا تیار کرتے تھے کافی رقم خود کھا جاتے تھے۔ اور مزدور بھی علاوہ پیٹ بھرنے کے کافی کھانا ضائع کرتے۔ جب ساری سڑک تیار ہو گئی تو ریاست کے چیف انجینئر کے فیصلہ کے مطابق میرے حصہ کا کام دوسرے حصے سے بہتر تھا۔ اور لطف یہ کہ میرے حصے پر خرچ بھی دوسرے سے کم آیا تھا۔

اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم ظاہری اسباب سے بھی کام لیتے ہیں۔ کیونکہ شریعت نے اس کا حکم دیا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ کام سب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی ہوتے ہیں اور ہماری کوشش بھی اسی صورت میں بارآور ہوتی ہے۔ جب خدا تعالےٰ کی مدد شامل حال ہو۔

آجکل تو بڑے بڑے عہدوں پر ہمارے اہل وطن قابض ہیں۔ اس لئے ڈپٹی کمشنری کوئی بہت بڑا عہدہ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن جس زمانہ میں حضرت نواب صاحب ڈپٹی کمشنر تھے وہ ایسا زمانہ تھا کہ اہل ملک کا ای۔اے۔سی ہو جانا معراج کمال سمجھا جاتا تھا۔ باوجود اس کے نواب صاحب میں تکبر نام کو نہیں تھا۔ نہایت خندہ پیشانی اور انکسار سے پیش آتے تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں جہاں کہیں بھی رہے اپنے اخلاق اور حسن کارکردگی کی وجہ سے مقبول خاص و عام رہے۔

ریاست جے پور میں جب آپ وزیر ہوئے تو آپ کے مقابل میں فینانشل کمشنر ریٹائرڈ بھی اسی عہدہ کے امیدوار تھے۔ لیکن آپ کو سب پر ترجیح دی گئی۔

ایک دفعہ سیر کرتے ہوئے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے سے اپنے کسی کام کے لئے کہہ رہا تھا اور بہت زور دے رہا تھا کہ یہ کام ضرور کرنا ورنہ آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہوگا۔ نواب صاحب نے یہ سن کر مجھے فرمایا۔ جب کسی سے کام لینا ہو تو اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا حماقت ہے یہ تو پٹھان والی بات ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ پٹھان والی بات کیا ہے؟ فرمایا۔ ایک پٹھان دربار صاحب امرتسر میں گیا۔ دربار صاحب کا ایک گرنتھی وہاں کھڑا تھا۔ وہ اسے کہنے لگا۔ "او کافر! اس چپیڑ کے نام کا ایک پیسہ دے دو۔" ان کے مقدس تالاب کو چپیڑ کہا اور گرنتھی کو کافر اور اس سے خیرات کی امید بھی رکھی۔

غرض نواب صاحب جامع صفات تھے۔ ان کے اخلاق ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ تھے۔ ان کی شکل دیکھ کر ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ مرد مومن ہے۔ خدا تعالےٰ ان کی اولاد پر خاص فضل و رحمت کی بارش کرے۔ انہیں دینی اور دنیوی ترقی کے معراج کمال تک پہنچائے۔ اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

## رشتہ ناطہ کے متعلق اعلان

جن احباب نے اپنے بچوں کے نام برائے رشتہ قادیان میں درج رجسٹر کرائے تھے۔ قادیان سے نکلنے کے بعد پتہ نہیں لگ سکا کہ وہ کہاں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ ایسے دوست اس اعلان کو پڑھ کر با علم ہونے پر اپنے مفصل پتہ جات سے اطلاع دیں نیز یہ بھی پتہ دیں کہ آیا ان کے بچوں کی شادی یا رشتہ کا انتظام ہو گیا ہے یا نہیں تا اس کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اور ریکارڈ درست کر لیا جائے۔

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

## وصایا کے متعلق ایک ضروری اعلان

اب جبکہ ربوہ میں ہمارا مرکز قائم ہو گیا ہے فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو احباب ہندوستان میں ہیں وہ اپنی وصایا بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کیا کریں۔ اور جو احباب پاکستان میں ہیں وہ اپنی وصایا بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کیا کریں۔ تاکہ قانونی سقم نہ رہے۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ

## ربوہ کی مسجد کیلئے دریوں کی ضرورت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ربوہ میں مسجد مبارک کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے رکھا جا چکا ہے۔ اس مسجد کی خدمت اور حفاظت ہم سب پر فرض ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت درخواست کرتی ہے کہ اگر بعض مخیر صاحبان مسجد کیلئے دریاں بھجوائیں تو یہ قابل قدر بات ہوگی۔ ایسے دوستوں کے نام ریکارڈ میں رکھے جائیں گے۔ اور ان کی خدمت جاریہ مستقل دعاؤں کی وارث بنتی رہے گی۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

## درخواست دعاء

میرے لڑکوں کو کافی دنوں سے بخار آتا ہے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا عبد العزیز زعیم فتح پور ضلع گجرات

# مولوی محمد علی صاحب اور "پیری مریدی کی لعنت"

(از مکرم عبد الرحیم خانصاحب بوریوالہ ضلع ملتان)

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے عقائد کی تائید میں کوئی معقول اور ٹھوس علمی دلیل تو رکھتے نہیں لیکن اپنی پرانی عادت کے مطابق کبھی کبھی اپنے خطبہ میں جماعت احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو کسی نہ کسی طریق سے برا بھلا کہہ کر اپنے دل کا غبار ضرور نکال لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی اس عادت کا اظہار اس صورت میں ہوا۔

زیر عنوان "پیری مریدی کی لعنت" مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"مدت سے خلیفہ قادیان کے متعلق لوگ شکائتیں کر رہے ہیں کہ انہیں لوگوں نے پہلے آنکھیں بند کر کے ان کے ہر لغو فعل کو آسمان پر چڑھایا۔ اب ان کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔

ہم نے تو حضرت مرزا صاحب کو پیر نہیں مانا"

(خطبہ جمعہ مولوی محمد علی صاحب مندرجہ "پیغام صلح" ۲۴ راگست ۱۹۴۹ء)

اس کا پہلا جواب تو لعنت اللہ علی الکاذبین ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کون سے لوگ ہیں۔ جن کی مولوی صاحب سے خفیہ خط و کتابت ہے اور وہ ان کے پاس آکر خلیفہ قادیان کے متعلق شکائتیں بھی کرتے رہتے ہیں۔ اب تک مولوی صاحب نے ان "اذا حدث کذبا" کی صفت سے متصفین کا پتہ بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ ہم مارنے والے کے ہاتھ پکڑ سکتے ہیں۔ لیکن کہنے والے کی زبان نہیں پکڑ سکتے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مولوی صاحب آئے دن اس قسم کی باتیں کہہ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلے بھی آپ نے ایک دفعہ کچھ اس قسم کا ارشاد فرمایا تھا۔

"مجھے بہت سے قادیانی احباب سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے خود کہا ہے۔ کہ ہماری ضمیریں ماردی گئی ہیں۔ ہماری آزادی سلب کر دی گئی ہے۔ ہم اپنی مرضی سے بول نہیں سکتے"

(پیغام صلح ۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء بحوالہ فرقان دسمبر ۱۹۴۲ء)

اس پر دسمبر ۱۹۴۲ء کے رسالہ "فرقان" میں مولوی صاحب سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ "بہت سے قادیانی احباب" میں سے بیس ۲۰ نہ سہی صرف دس ۱۰ ہی ایسے احباب کے نام بتائیں۔ جنہوں نے مندرجہ بالا بات کہی ہو؟ اس مطالبہ پر آج پورے چھ برس گذر چکے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب نے اس پر توجہ فرمانے کی بجائے قدرے تبدیلی کے ساتھ وہی الفاظ آج پھر دہرا دیئے ہیں۔ اس طویل خاموشی سے یہ صاف طور پر ثابت ہے کہ مولوی صاحب نے غیر ذمہ دارانہ طور پر یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں "ہم نے تو حضرت مرزا صاحب کو بھی پیر نہیں مانا" اچھا خیر۔ پیر تو آپ نے حضور کو نہیں مانا۔ مگر ماننا کیا ہے؟ اس کے متعلق آپ نے پتہ نہیں بتایا۔ مقام حیرت ہے!

لیکن مولوی صاحب! اس میں ذرہ شک نہیں کہ آپ نے پیر مان کر چھوڑ ضرور دیا ہے۔ ذیل کی سطور پڑھ کرنے کے بعد میں ہر ایک سریع الفہم اور صاحب ہوش انسان سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ مولوی صاحب سے اس کا جواب پوچھے

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین اپنے "ضروری اعلان" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ ...... تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح رض جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم و فضل کے آگے سر بنیچا کرنے کے لئے کی تھی اور اسلئے ضروری تھا کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے اور اپنی خواہشات کو اس کے سپرد کر دے نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے تو مرید کہتا ہے کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رض کی گستاخی ہے اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے"

محترم مولوی صاحب! ذرا تسلی سے بتایئے۔ کہ خلیفۃ المسیح اول رض کو آپ نے پیر و مرشد مانا تھا یا نہیں۔ آپ نے اپنے آپ کو مرشد کے سامنے بے جان کی طرح ڈالا تھا یا نہیں؟

جملہ خواہشات خلیفۃ المسیح کے سپرد کی تھیں یا نہیں؟ مرشد کے علم و فضل کے آگے سر نیچا کیا تھا یا نہیں؟

ع ہائے افسوس کہ تم عہد وفا بھول گئے۔

فاضل مولوی صاحب ماخذا لکتنی کہیئے گا۔ کہیں مرید اب وہی بات تو نہیں کہہ رہا کہ

"مرشد نے سمجھا ہی نہیں"

ـــ کیا یہ سب بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی تھی؟ انا للہ وانا الیہ راجعون

فرمایئے جواب اثبات میں ہے یا نفی میں؟ آپ کے جواب سے بخوبی پتہ چل جائے گا کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی پیر مانا ہے یا نہیں!!

کیا مجھے تم چھوڑتے ہو جاہ دنیا کے لئے
جاہ دنیا کب تلک دنیا ہے خود ناپائیدار (مسیح موعود ؑ)

# وصایا

وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۲۳۴۰ میں مہتہ عبد الخالق ولد بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی عمر ۳۰ سال ساکن قادیان حال کوئٹہ پوسٹ بکس ۳۰ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کوئی فی الحال کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ ماہوار آمد تنخواہ پر گذارہ ہے جو اسوقت -/۱۳۵۰ ساڑھے تیرہ سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا تنخواہ میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ عبد الخالق مہتہ۔ گواہ شد محمد عبد الرحمٰن مولا بداد بیجر پاٹ روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد:۔ قاضی شریف الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۳۱ میں خوشی محمد ولد محمد دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ حجام عمر ۵۰ سال سکنہ شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دو مکان واقع قادیان دار الامان میں ایک محلہ دار العلوم میں قیمتی دو ہزار روپیہ اور دوسرا دار الرحمت میں مبلغ .... ہزار روپیہ کا۔ جب وہ واپس ملیں گے اگر میں زندہ رہا۔ اس وقت جو قیمت ان کی پڑے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گا۔ اگر میں فوت ہو گیا تو انجمن کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ میرے فرزند سے وصول کرے۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری اسوقت ماہوار آمد -/۲۵ روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد میں اضافہ یا کمی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ خوشی محمد باورچی بورڈنگ ہاؤس گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن بی اے بی ٹی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ گواہ شد:۔ فقیر احمد ٹیچر۔ ٹی آئی ہائی سکول

وصیت نمبر ۱۲۴۲۳ میں عبد السلام ولد محمد حسن صاحب المعروف حسن رہتاسی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال ساکن رہتاس جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں مگر میرا گذارہ میری آمد پر ہے۔ میری موجودہ تنخواہ -/۶۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اور ماہواری اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائداد بعد ازاں یا بوقت وفات ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی نیت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو اسقدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (نوٹ) میری آئندہ تنخواہ کی کمی و بیشی پر مثلاً الاؤنس کے خدانخواستہ بند ہونے پر جو ماہوار ملے گا۔ میں حسب دستور اس کا عشر حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ عبد السلام بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد الرحیم بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم۔ گواہ شد:۔ حسن رہتاسی شاعر والد موصی

وصیت ۱۱۷۰۶ میں جلال دین ولد سید محمد صاحب قوم چیمہ عمر ۲۵ سال ساکن چک ۲۱ ڈاکخانہ منڈی مرڈھ بلوچیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۳ کیلہ زمین رہن واقع چک ۲۱ قیمت ۱۵۰۰ سو روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ لیکن میرا گذارا صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۴۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ جلال دین موصی

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ Dr. Ghulam Nabi

وصیت نمبر ۱۲۰۴۹ میں شریف احمد ولد میاں عبد العزیز صاحب قوم مغل عمر ۴۵ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ شریف احمد۔

گواہ شد:۔ عبد الحمید احمدی۔ گواہ شد:۔ عبد الرشید ولد میاں خیر الدین صاحب مرحوم۔

# پاکستان میں ایک عظیم ملک بننے کی صلاحیت ہے

"پاکستان میں ایک عظیم ملک بننے کی زبردست صلاحیت ہے۔ وہ زندگی اور قوت سے لبریز ہے اور وہ دنیا کے نقشہ پر باقی رہنے کے لئے قائم ہوا ہے"۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو جین ڈبلو روپر نے اپنے اس مضمون لکھے ہیں۔ جس میں انہوں نے پاکستان کے حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور جو بوسٹن کے اخبار کرسچین سائنس مانیٹر (۲۱ جون ۱۹۴۹ء) کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔

جین ڈبلو روپر آگے چل کر رقمطراز ہے:۔ ہندوستان کے ہندو کہا کرتے تھے کہ پاکستان صرف مسٹر جناح کے دم تک قائم رہے گا۔ اس ملک کے تنہا بانی وہی ہیں"۔ لیکن وہ غلطی پر تھے قیام پاکستان کے تقریباً ایک سال بعد مسٹر جناح کے انتقال نے پاکستانیوں کو وہ اتحاد بخشا جو کسی دوسرے ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

ابتدائی ڈیڑھ سال میں کثیر مسائل کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے بعد انہیں نوہ اعتماد حاصل ہو گیا ہے اور وہ پوری طرح متحد ہیں۔

سب سے اہم مسئلہ تو یہ تھا کہ ان اسی لاکھ مسلمانوں کو بسایا جائے جو تقسیم کے بعد کی افراتفری میں ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے تھے یہ مسئلہ اتنا وسیع تھا کہ پرانے پرانے ملکوں کے تجربہ کار سیاستدان بھی متزلزل ہو جاتے۔ لیکن پاکستانیوں نے بڑی جرأت و ہمت سے کام لے کر یہ مسئلہ حل کیا۔ مہاجرین ان کے اپنے بھائی تھے۔ جنہیں اپنے مذہب کی وجہ سے مصیبتیں اٹھانا پڑی تھیں ہر قیمت پر ان کی حفاظت ضروری سمجھی گئی۔ عارضی مکان کے طور پر ان کے لئے بڑے بڑے ریفیوجی کیمپ کھولے گئے اور ان لاکھوں مہاجرین میں آج سب کو سوائے مکانات مل گئے ہیں۔

جن میں بیشتر سندھ میں ہیں پاکستان میں جس کی بنیاد مذہبی جوش پر رکھی گئی ہے ایک مخصوص اتحاد پایا جاتا ہے جس کا ہمسایہ ملک ہندوستان میں فقدان ہے جہاں مختلف قسم کی نسلیں، زبانیں، اعتقاد اور قومیں پائی جاتی ہیں پاکستان تقریباً مکمل اسلامی ملک ہے۔ اور مسلمانوں کا مذہب اسلام ہے اسلام کا بنیادی عقیدہ

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

ہے برخلاف اس کے ہندو بہت سے خداؤں کی پرستش کرتے ہیں اور ان کی تمام زندگی ذات پات کے ایک ایسے سخت گیر نظام میں جکڑی ہوئی ہے۔ جو پاکستان میں معدوم ہے۔

اسلام لازمی طور پر ایک جمہوری مذہب ہے جو انتہائی دعا داری کا قائل ہے۔ پاکستان کے بڑے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ اس کی اقلیتوں مثلاً اینگلو پاکستانیوں عیسائیوں یہودیوں اور باقی ماندہ ہندوؤں کو مکمل مذہبی آزادی اور مساوی شہری حقوق حاصل ہوں گے

## غیر ملکی سرمایہ

امریکی اور برطانوی باشندے آج کل پاکستان میں پر مسرت زندگی گزار رہے ہیں۔ پاکستانی ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں پاکستان میں ایک عظیم اور طاقتور قوم بننے کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں یہ ملک پٹ سن، روئی اون چمڑے اور کھالوں، خشک میووں، اور عمارتی لکڑی سے مالا مال ہے اور یہاں ملک کو جلد از جلد صنعتی بنانے کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں پاکستان کا کہنا ہے کہ ہمیں غیر ملکی سرمایہ فنی ماہرین اور سب سے زیادہ تعاون اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔

آخر ایک متوسط طبقہ کا مغربی باشندہ پاکستان سے اس قدر نادر قف کیوں ہے اور وہ اسے ہندوستان کا حصہ کیوں سمجھتا ہے؟ وہ ہمیں اپنے خطوط اس پتہ پر کیوں بھیجتا ہے "پاکستان کا ہندوستان" آپ کناڈا کو بھی اس پتہ پر خطوط بھیج سکتے ہیں۔ "کناڈا۔ ریاستہائے متحدہ"، ہم پاکستانی مسلمان دنیا کی تمام مسلم اقوام سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی مرضی سے اب بھی دولت مشترکہ کے رکن ہیں۔ مغربی قوموں کو بتا دیجئے کہ کوئی پاکستانی اشتراکیت کے اصولوں کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اسلام کے اصولوں کے بالکل منافی ہیں۔ ہمارے معاملات میں دلچسپی لیجئے اور ہم سے تعاون کیجئے۔ پاکستان مشرق میں اشتراکیت کے خلاف جمہوریت کی سب سے مستحکم فصیل ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں آپ کی ہمدردی، مفاہمت اور مدد درکار ہے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کو لکھیں نہ کہ ایڈیٹر کو۔ (ایڈیٹر)

# قابل توجہ موصی احباب

ہر ایک موصی کو ۴۹-۱۹۴۸ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھیج دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی بہت سے احباب نے وہ فارم واپس نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے ان کا صحیح حساب تیار نہیں ہو سکتا پس جن احباب کو فارم بجٹ پہنچ چکے ہوں وہ جلد واپس فرما دیں اور جن کو نہ ملا ہو وہ دفتر ہذا کو لکھ کر منگوا لیں۔ تاکہ ان کا حساب تیار کیا جا سکے۔

بہت سے اصحاب کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے قاعدہ ۵۰۹/ب میں صدر انجمن نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ایسے بقایا داروں کی وصایا منسوخ کر دی جائیں اور پھر ان سے کوئی چندہ وصول نہ کیا جاوے۔ اسلئے میں اپنے دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ اپنے اپنے بقائے جلد صاف کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی وصیتیں منسوخ کر دی جاویں۔ اور پھر ان کو افسوس ہو۔ وصیت کرنا ایک بڑی قربانی ہے۔ ایک قربانی کر کے اس سے پیچھے ہٹنا مومن کا کام نہیں اسلئے احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے بقائے جلد صاف کر دیں۔ تاکہ سلسلہ کے کاموں کو نقصان نہ پہنچے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## پتہ مطلوب ہے

۱۔ بالو ولد امیر بخش جنجھل ساکن بھیرو چیچی جہاں ...۔ یہاں رہ رہا ہے۔ اگر مجھیلے بھیرو چیچی کے احباب اس کی تلاش ہو کر اسے بھجوا دیں۔ یا اگر کسی اور دوست کو اس کا پتہ معلوم ہو تو وہ اس اعلان سے آگاہ کر کے بھجوا دیں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۔ مکرمی میاں عبد الرحمن صاحب ولد شیخ قطب الدین صاحب ساکن کالکا ضلع انبالہ جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے نظارت کو اطلاع دیں۔ اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو ذاتی طور پر علم ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

۳۔ مکرمی اسلم وحید صاحب جنہوں نے پچھلے سال مئی ۱۹۴۸ء میں اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے کا امتحان دیا تھا کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو ذاتی طور پر علم ہو تو وہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

۴۔ سید محمود شاہ پسر سید محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نکودر ضلع جالندھر اپنے متعلق اس پتہ پر اطلاع دیویں۔ بشیر احمد معرفت منیجر رسالہ نمبر ۱۲۔ ڈاکخانہ ضلع لائل پور

۵۔ مکرمی مولوی محمد مسرور صاحب ساکن لیہری ضلع گورداسپور اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں اگر کسی رشتہ دار یا دوست کو علم ہو تو وہ مطلع فرما دیں (نظارت بیت المال)

## درخواست ہائے دعا

میرے لڑکے مسمی ممتاز احمد پر ناحق قتل کا مقدمہ بن گیا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی بریت کی دعا فرما دیں۔ فیض احمد نمبردار چک ۲۲ E.B ضلع منٹگمری

۲۔ میرے چچا زاد بھائی بی ایل خاں صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب ان کو "اسٹریپٹومائیسین" (STREPTOMYCIN) کے انجکشن لگ رہے ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ سارجنٹ ضیاء اللہ ڈرگ روڈ۔ کراچی

۳۔ مجھے تین مقدمات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ احباب مقدمہ میں کامیابی کی دعا فرمائیں۔ غلام محمد خان پٹواری عظم ... تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

# عربوں کو اب پہلے سے زیادہ اتحاد کی ضرورت ہے

لیک سکسیس ۲۱ اکتوبر بذریعہ اشارت ایک خصوصی انٹرویو میں شامی وفد کے لیڈر فیاض بے الخوری نے کہا کہ پہلے سے کہیں زیادہ عربوں کو اس وقت اتحاد اور اقتصادی اور سیاسی تعاون کی ضرورت ہے۔

ان کے خیال میں عرب عوام اس قسم کے اتحاد اور تعاون کے خواہاں ہیں۔ لیکن انہیں اپنی حکومتوں کے خود مختارانہ طرز عمل کی تقلید کرنی پڑ رہی ہے۔ اقوام متحدہ میں عرب نمائندوں نے سنجی طور پر تعاون کیا جب کہ ان کی حکومتوں کے درمیان متعدد مسائل پر شدید اختلافات تھے۔ جب ان سے مجلس تحفظ کی نشست کے انتخاب کے سلسلے میں پیدا شدہ نازک صورت حال کے متعلق شامی وفد کے طرز عمل کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو فیاض بے الخوری نے کہا کہ یہ مشرق اور مغرب کے تصادم کی ایک اور مثال ہے۔ روس سے بچنے کے لئے انہوں نے جنرل اسمبلی کے سامنے اپنی ایک تقریر میں چھوٹی چھوٹی قوموں پر یہ زور دیا تھا کہ انہیں اپنی طاقتیں ملا کر ایک آزاد یا تیسرا بلاک قائم کر لینا چاہیئے۔ لیکن بدقسمتی سے چھوٹی قومیں خود مختارانہ طور پر کسی رویہ پر قائم نہیں ہو سکتیں۔

قدرتی طور پر اہل شام کو یوگوسلاویہ سے ہمدردی ہے۔ جو ایک چھوٹا ملک ہے۔ اور اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ اور یہ بات فراموش کرنی محال ہے۔ کہ جنگ فلسطین کے دوران میں عربوں کے خلاف چیکوسلاویکیہ نے اسرائیل کی مدد کی تھی۔

اقوام متحدہ کے ممبروں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ہر بلاک اپنا ایک امیدوار خود منتخب کرے گا۔ جو مجلس تحفظ کی غیر مستقل نشستوں کے لئے چنے جائیں گے۔ اگر اس معاہدہ سے انحراف کیا گیا تو عرب ممالک کی مخالفت کے باوجود کوئی بھی ملک اسرائیل یا ترکی یا ایران مجلس تحفظ کے انتخاب کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (استار)

## ولندیزی اس سال خود مختاری منتقل کر دینگے

لندن ۲۱ اکتوبر۔ ہیگ سے موصول شدہ اطلاع سے ولندیزیوں کے اس سال کے اختتام سے قبل انڈونیشیا میں خود مختاری منتقل کر دینے کے ارادہ کی تصدیق ہو گئی۔ ساتھ ہی ساتھ مالی مسائل پر ولندیزیوں اور جمہوریت پسندوں میں جو جمود پیدا ہو گیا تھا وہ بھی کم ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اور عام فضا کے بہتر ہو جانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض رکاوٹیں جلد ہی دور ہو جائیں گی۔ (استار)

## حبش قیمت نہیں گرائے گا

لندن ۲۱ اکتوبر۔ حبش کی حکومت حبشی ڈالر کی قیمت نہیں گرائے گی۔ اس وقت اس کی قیمت ۲½ امریکی ڈالر کے برابر ہے۔ (استار)

## عراق کے لئے گندم

دمشق ۲۱ اکتوبر۔ شام اور لبنان کی حکومتوں نے آئندہ دو ہفتہ میں عراق کو ۸ ہزار من گیہوں روانہ کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ (استار)

## شام میں تعلیمی انتظامات

دمشق ۲۱ اکتوبر: سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ شام کی وزارت تعلیمات نے مصر کے وزیر تجارت اور صنعت سے درخواست کی ہے۔ کہ مصر کے تجارتی اسکولوں میں جن قوانین اور قاعدوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ ان کی ایک نقل روانہ کی جائے۔ تاکہ شام کے اسکولوں میں بھی شام کے حکام اسی طرح سے تنظیم کر سکیں۔ (استار)

## چینی قوم پرستوں کی فوجیں بھاگ رہی ہیں!

ہانگ کانگ ۲۱ اکتوبر۔ جنرل یوہن ماؤ جن کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ ہانگ کانگ سے بڑھتے ہوئے اشتراکیوں کا مقابلہ کریں۔ اب کنٹن سے تیس میل دور مغربی دریا کی بڑی بندرگاہ کونگموں سے ایک لاکھ قوم پرست فوجیوں کو نکال لیجانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک برطانوی دریائی کشتی کے عملے نے جو آج یہاں پہنچا ہے۔ بتایا کہ قوم پرست دریائی کشتیوں۔ آگن کشتیوں۔ چینی وضع کی کشتیوں اور ہر قسم کی کشتیوں کو اپنی ضرورت کے لئے حاصل کر رہے ہیں۔ یہ جزیرہ ہنان اور کانگ چون کے ڈھائی سو میل۔ لمبے سفر کے لئے قطعی ناقابل ہیں۔ عملے کا کہنا ہے۔ کہ قوم پرست پوری طرح مسلح ہیں اور ان کے لباس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے زیادہ لڑائی میں حصہ نہیں لیا ہے۔ (استار)

## خوفناک کیڑے

جنجا یوگنڈا ۲۱ اکتوبر۔ یوگنڈا کے الکٹریسٹی بورڈ کے ممبر مسٹر سی۔ آر۔ ولیٹ لیک نے آج ایک قابل ذکر مشورہ دیا۔ کہ یوگنڈا کے ایک سب سے خوفناک کیڑے اور مچھر مکھی کے تباہ کرنے کے لئے ہر مہینہ کے آخیر میں دریائے نیل کے بہاؤ کو قطعی بند کر دیا جائے۔ اوون آلبانڈ کے ہائیڈرو الیکٹر بند کے ذریعہ ۱۲ ماہ تک ایسا کیا جائے۔

مسٹر ولیٹ لیک نے بیان کیا ہے۔ کہ مکھی کے لاروے پانی کی سطح سے ذرا نیچے کی چٹانوں پر لگے رہتے ہیں۔ اور اگر ان پر سورج کی شعاعیں پڑیں۔ تو یہ کیڑے فوراً مر جاتے ہیں۔ ہر ہفتہ چند گھنٹوں کے لئے تیل کا بہاؤ روک کر ایسا کیا جاتا ہے۔ (استار)

# مشرقی پاکستان میں ایماندار ملازمین کو انعام دیا جایا کریگا

## حکومت مشرقی بنگال کی تجویز

ڈھاکہ ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی بنگال سول سپلائز ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو انعام دینے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ انعام ایک ہزار ملازمین کو سو روپیہ فی کس کے حساب سے ہر سال دیا جایا کرے گا۔ یہ انعام صرف عارضی ملازمین کے لئے مخصوص ہوگا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس تجویز پر بھی سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے کہ اس محکمہ کے مستقل ملازمین کو ایک ماہ کی تنخواہ بطور بونس کے دی جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس سے ان ملازمین کو ایمانداری اور محنت کی ٹریننگ دی جا سکے جو اپنے فرائض کی انجام دہی میں لالچ کا اظہار کرتے ہیں اور بعض اوقات مارکیٹ کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ (استار)

## مشرقی پاکستان کا غلہ

ڈھاکہ ۱۲ اکتوبر۔ چٹاگانگ سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلہ اور دیگر ضروری اشیاء سے لدے ہوئے بارہ جہاز گذشتہ کئی دن سے بندرگاہ پر کنارے سے لگنے کے منتظر ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آنے والے جہازوں میں سے چند میں آٹھ ہزار ٹن نمک اور چار ہزار ٹن غلہ بھرا ہے۔ (استار)

## مشرقی بنگال میں اناج کی تقسیم

ڈھاکہ ۱۲ اکتوبر۔ ماہ ستمبر میں راشننگ کے ذریعہ مشرقی بنگال کے مختلف مقامات پر تقریباً آٹھ لاکھ ہزار من غلہ تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے تین لاکھ تیس من سے زیادہ چاول۔ دو لاکھ ساٹھ ہزار من دھان۔ ایک لاکھ پچاسی من آٹا اور چونتیس ہزار من گندم تھی۔ دھان فصل کے آنے سے پہلے آنے والے مہینوں میں تقسیم کرنے کے لئے حکومت کے ذخیرہ میں حصہ آٹے اور گندم کا ہے۔ ماہ ستمبر میں جو غلہ مغربی پاکستان اور دیگر وسائل سے صوبے میں آیا اس کی کل تعداد ایک کروڑ دس لاکھ من ہے۔ ستمبر تک ذخیرہ میں حکومت کے پاس ذخیرے میں انتیس لاکھ من غلہ موجود تھا۔ اس میں وہ غلہ شامل نہیں ہے جو اس وقت صوبے میں نقل و حرکت میں تھا۔ (استار)

## سندھی ہاریوں کی تشویش

حیدرآباد (سندھ) ۱۲ اکتوبر۔ اتوار کے دن ٹانڈو جام میں ہاریوں کی ایک کانفرنس میں سندھ کے وزیر مالیات کے حالیہ بیان پر جو انہوں نے جاگیرداری کے بارہ میں دیا ہے سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ یہ یاد ہوگا کہ وزیر نے کہا تھا کہ جاگیرداری کو آئندہ دس سال کے دوران میں ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ایک اور قرارداد میں حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ اس پبلک سیفٹی آرڈیننس کو منسوخ کر دیا جائے۔ جس کا حال ہی میں نفاذ ہوا ہے۔ (استار)

## ریڈیو سٹ کی قیمت ۶۵ روپیہ

بلاوائیو ۱۲ اکتوبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ افریقی باشندوں کے لئے وائرلیس ریڈیو فراہم کرنے کا مسئلہ جلد ہی ۶۵ روپیہ میں حل ہو جائیگا۔ ریڈیو بی بی سی کے ایک انجینئر اور شمالی رہوڈیشیا کے ایک افسر اطلاعات مسٹر فرینکلن نے تیار کی ہے۔ یہ ریڈیو سٹ انگلستان اور آسٹریلیا جیسے دور کے علاقوں کے ریڈیو اسٹیشنوں کی آواز بہت صفائی سے پکڑ سکیں گے۔ شمالی رہوڈیشیا میں جو ریڈیو فروخت کئے جا رہے ہیں ان سب کا رنگ نیلا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہی ایک رنگ ایسا ہے جس کے متعلق اس علاقہ کے قبیلے توہم پرستانہ خیال نہیں رکھتے۔

## کویت کیلئے چیچک کے ٹیکے

بغداد ۱۲ اکتوبر۔ حکومت عراق نے چیچک ٹیکوں کی ایک بڑی مقدار حکومت کویت کو دی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں چیچک کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ (استار)

## ٹیونس میں پٹرولیم گیس

پیرس ۲۱ اکتوبر۔ ٹیونس میں کیپ بون کے نزدیک ایک زمین دوز تالاب میں پٹرولیم گیس کی دریافت سے یہ امیدیں پیدا ہو گئیں ہیں کہ شمالی افریقہ میں تیل کے چشموں کی مدت سے تلاش میں کامیابی کا وقت قریب آ رہا ہے۔ جب اس کو کھودا گیا تو گیس تیس فٹ اونچے شعلے کی شکل میں بھڑک اٹھی۔ ایک ہفتہ تک یہ بھڑکتی رہی اور دباؤ بھی ایک ہی رہا لیکن ابھی تک سیال تیل نظر نہیں آیا ہے۔ (استار)

## عرب لیگ کونسل کا دوسرا اجلاس

قاہرہ ۱۲ اکتوبر عرب لیگ کونسل کا دوسرا اجلاس ہفتہ کے روز ہوگا۔ بدھ والے اجلاس میں کونسل نے باتفاق رائے فیصلہ کیا کہ مجلس اتحاد میں اقوام متحدہ کی ٹرسٹی شپ کونسل کی خالی نشست کے لئے عراق کی حمایت کی جائے گی۔ آئندہ اجلاس کے خاص موضوع یہ ہوں گے۔ لیگ کی فنی کمیٹی کی رپورٹ پاسپورٹوں کی یکساں روش اور عرب ریاستوں کے شہریوں کی تحویل۔ توقع ہے کہ لیگ کی داخلی تنظیم پر بھی غور کیا جائے گا۔ عراقی کی تجویز کے معلوم ایک ذیلی کمیٹی کا اجلاس آج شام کو ہو رہا ہے جس میں لیبیا۔ فلسطین اور عرب ریاستوں کے پیش کردہ دیگر مسائل پر غور کیا جائے گا۔ (استار)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں